اسحاق بھٹی

# ایک حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى
مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ
صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، أَوْ يَرْفَعُ
عَلَيْهِ مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا
إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ - (صحیح مسلم، کتاب
الزکوٰۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
روزانہ جب سورج نکلتا ہے تو انسان کے جسم میں جتنے جوڑ اور بند ہیں، ان سب کی طرف سے اس پر ضروری
ہے کہ صدقہ کرے۔

۱۔ وہ دو آدمیوں کے درمیان کسی معاملے میں فیصلہ کرا دیتا ہے، یہ بھی صدقہ ہے۔

۲۔ کسی سوار کی مدد کرتا اور اس کو سواری پر سوار کرا دیتا ہے، یہ بھی صدقہ ہے۔

۳۔ کسی کا سامان اٹھانے میں اس کی اعانت کرتا ہے، یہ بھی صدقہ ہے۔

۴۔ کوئی اچھی بات زبان سے نکالتا ہے، یہ بھی صدقہ ہے۔

۵۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لیے اٹھاتا ہے، صدقہ ہے۔

۶۔ راستے میں کوئی تکلیف دہ چیز پڑی ہوئی دیکھتا ہے اور اسے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے، یہ
بھی صدقہ ہے۔

صدقہ اور نیکی دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ بہت بڑا احسان
ہے کہ اس نے بعض نیکیوں کو انسان کے لیے نہایت آسان بنا دیا ہے اور اس کے لیے اتنی سہولتیں
پیدا کر دی ہیں کہ وہ بغیر کسی تکلیف اور دشواری کے نیکی اور صدقے کے اہم فرائض سے سبک دوش

ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حدود کی وضاحت فرما دی ہے۔ مثلاً:

دو شخص آپس میں کسی وجہ سے خفا ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھتے ہیں، ان دونوں کی صلح کرا دینا اور ان کی باہمی رنجش کا خاتمہ کرا دینا بہت بڑی نیکی اور بہت بڑا صدقہ ہے — دو شخصوں کی یہ خفگی ممکن ہے بظاہر کسی کو معمولی بات معلوم ہوتی ہو، لیکن درحقیقت یہ بڑی خطرناک شے ہے، اس کو ابتدا ہی میں اگر ختم نہ کر دیا جائے تو یہ دونوں کے دلوں میں برابر پلتی اور بڑھتی رہتی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ پھر ہر وقت یہ اندیشہ لاحق رہتا ہے کہ کسی دن اس کے نتائج خطرناک نہ نکل آئیں اور یہ معمولی رنجش کسی بہت بڑے فتنے کا دروازہ نہ کھول دے — لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے دن ہی اس کا سدِ باب کر دیا جائے، جو شخص اس سلسلے میں آگے بڑھتا اور فریقین کی مصالحت کرا دیتا ہے، وہ بہت بڑی نیکی اور بہت بڑا صدقہ کرتا ہے۔

اسی طرح سواری پر سوار ہونے میں کسی کی مدد کرنا، اس کا سامان اٹھا کر سواری پر رکھ دینا، اس کے لیے ٹکٹ خرید دینا، اسے لوگوں کی بھیڑ سے باہر نکال دینا، عظیم نیکی اور صدقہ ہے۔

اگر کوئی شخص اپنی جسمانی کمزوری یا کسی اور وجہ سے ان نیکیوں میں سے کوئی نیکی بھی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، یا سستی اور کاہلی کے باعث اس طرف زیادہ توجہ نہیں دیتا، وہ زبان سے میٹھا بول بولے اور کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالے جس سے کسی کو قلبی اور ذہنی تکلیف پہنچتی ہو، یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے اور بہت بڑے اجر کا کام ہے۔ جب کچھ بولنا ہی ہے اور زبان سے کوئی بات نکالنا ہی ہے، تو کیوں اچھی اور میٹھی بات نہ کی جائے اور گفتگو میں مخاطب کو پیار، محبت اور نرمی سے خطاب نہ کیا جائے۔

نماز کے لیے مسجد کو جانا عظیم الشان اور بنیادی نیکی ہے، اس سلسلے میں جو قدم بھی اٹھے گا، اسے مستقل صدقے کی حیثیت حاصل ہو گی۔

راستے میں پڑی ہوئی کسی تکلیف دہ چیز کو اٹھا کر دور کر دینا کہ اس سے کسی کو اذیت نہ پہنچے، نیکی اور صدقہ ہے۔ مثلاً کیلے کا چھلکا، خربوزے کا چھلکا، اینٹ روڑا وغیرہ راستے سے اٹھا دینا

تاکہ کوئی راہ گزر پھسل نہ جائے یا اسے ٹھوکر نہ لگے، یہ سب باتیں نیکی اور صدقے کی تعریف میں آتی ہیں۔

اس دنیا میں نیکی اور صدقے کی کوئی کمی نہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان یہ عہد اور تہیہ کرلے کہ اسے ہر صورت میں نیکی کرنا اور برائی سے حتی الامکان مجتنب رہنا ہے۔

اس کے برعکس جو شخص اثر ورسوخ کے باوجود دو جھگڑنے والے فریقوں میں مصالحت نہیں کراتا، کمزور کی امداد نہیں کرتا، نرمی کی بجائے گفتگو میں سخت لب ولہجہ اختیار کرتا ہے، نماز کے لیے مسجد میں نہیں جاتا، تکلیف دہ چیز کو راستے میں پھینک دیتا ہے، وہ برائی کا ارتکاب کرتا ہے۔

بہر حال اس دنیا میں نیکی اور برائی دونوں کی کثرت ہے۔ جو شخص نیکی کرنا چاہتا ہے اس کے لیے بھی میدان کھلا ہے، جتنی نیکی چاہے کرتا چلا جائے، اس کی کوئی حد نہیں — جو برائی کا خواہش مند ہے، اس کی حدود بھی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں اور بڑی طویل وعریض ہیں، جس قدر چاہے برائی کا ارتکاب کرتا جائے، اگر دل میں خوفِ خدا نہیں ہے تو کوئی اس کا کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں —

اسلامی نقطۂ نظر سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے لیے بھی اچھائی اور خیر کو پسند کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتا ہے۔ اس عالم آب وگل میں نیکی کو پھیلانا اور اس کی نشرواشاعت کے لیے کوشاں رہنا، اصل اور بنیادی کام ہے اور اس کی بے شمار صورتیں ہیں۔